استفتاء

Naeem Ullah <naeemullah96@gmail.com>
To: Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

28 February 2016 at 11:3

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں
میں سویٹ کا کاروبار کرتا ہوں آج کل مارکیٹ میں سویٹ میں مختلف قسم کے تصاویر والے سویٹ آگئے ہیں کسی سویٹ سے پرندے
کی شکل بنادی گئی ہے کسی پر جانور وغیرہ کی نمونے کے طور پر ایک تصویر اٹیچ فائل میں ارسال خدمت ہے کیا اس قسم کے سویٹ
کا کاروبار جائز ہے یا ناجائز نیز اس سویٹ کے کھانے کا کیا حکم ہے
بینو توجروا
المستفتی محمد ایوب منگورہ سوات

20160217_130225.jpg
3244K

دارالافتاء
فتوی نمبر ۸۱/۱۸۰۴
مورخہ

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)۔۔۔ اگر مٹھائی مجسمہ کی شکل میں بنائی گئی ہو اور وہ کسی جاندار کا مجسمہ ہو اور اس میں چہرہ، آنکھ اور کان وغیرہ واضح ہوں تو یہ مجسمات شرعاً ممنوع تصاویر میں داخل ہیں، یعنی بنانے والی کمپنی کیلئے جاندار کا مجسمہ بنانا جائز نہیں، سخت گناہ ہے، البتہ ان مجسمات والی سویٹس کی خرید و فروخت سے چونکہ ان مجسمات کا خریدنا بیچنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ مقصود مٹھائی ہوتی ہے، لہٰذا فی نفسہ ایسی مٹھائیوں کی خرید و فروخت کی گنجائش ہے، یعنی مٹھائی کی خرید و فروخت حرام نہیں، البتہ ایسی سویٹس کی خرید و فروخت میں ناجائز مجسمات کی کسی درجہ میں نشر و اشاعت ہوگی؛ اس لئے ان مجسمات والی سویٹس کا کاروبار کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، جبکہ بنانے والے پر ہر حال میں اس سے مکمل اجتناب لازم ہے۔

(۲)۔۔۔ جہاں تک ایسی سویٹس کے کھانے کا تعلق ہے تو انکا کھانا جائز ہے۔

لما فی الدر المختار وحاشیة ابن عابدین (رد المحتار) (۱/ ۶۵۰)

(اشترى ثورا أو فرسا من خزف لأجل استئناس الصبي لا يصح) ولا قيمة له (فلا يضمن متلفه، وقيل بخلافه) يصح ويضمن قنية، وفي آخر حظر المجتبى عن أبي يوسف: يجوز بيع اللعبة وأن يلعب بها الصبيان.

وفی حاشیة ابن عابدین (رد المحتار) (۵/ ۲۲۶)

ونسبته إلى أبي يوسف لا تدل على أن الإمام يخالفه لاحتمال أن يكون له في المسألة قول فافهم.

وفی تصویر کے شرعی احکام (جواہر الفقہ ۶/ ۲۶۵)

بیع و شراء میں اگر تصاویر خود مقصود نہ ہوں بلکہ دوسری چیزوں کے تابع ہو کر آجائیں جیسے اکثر کپڑوں میں صورتیں لگی ہوتی ہیں یا برتنوں اور دوسری مصنوعات جدیدہ میں اسکا رواج عام ہے، تو اسکی خرید و فروخت تبعاً جائز ہے، کما یستفاد بن بلوغ القصد والمرام معزیا للهیثمی (بلوغ ص۱۸) ولما هو من القواعد المسلمة من فقه الأحناف ان کثیراً من الأفعال لا یجوز قصداً ویجوز تبعاً کما صرحوا فی جواز بیع الحقوق تبعاً للدار ولا اصالةً وقصداً.

لیکن جبکہ خود تصاویر ہی کی بیع و شراء مقصود ہو تو خریدنا اور فروخت کرنا دونوں ناجائز ہیں، اور اگر تصویر مٹی کی بنی ہوئی ہو تو شرعاً اس کی کچھ قیمت کسی کے ذمہ واجب نہیں ہوتی، البتہ

جاری ہے

اگر کسی دھات یا لکڑی وغیرہ کی ہو تو اتنی قیمت واجب ہوتی ہے جس قدر اس لکڑی یا دھات کی قیمت تصویر سے قطع نظر کرکے ہو سکتی ہے۔

البتہ بچوں کے کھلونے اگر مصوّر ہوں تو ان کی بیع و شراء (حسب تصریح امام ابو یوسف) کے جائز ہے، اور یہی جمہور کا مذہب ہے، لیکن امام مالک سے منقول ہے کہ بچوں کے کھلونے اور ناقص تصاویر فروخت کرنے ہی کو پیشہ بنالینا بھی مکروہ ہے (هذا هو التطبيق بين قول مالك و بين قول الجمهور) (كذا في البلوغ ص:١٢) لما في البلوغ عن نوازل ابن رشد ما نصه لا يحل عمل شيء من هذه الصور ولا يجوز بيعها ولا التجارة لها والواجب ان يمنعوا من ذلك (بلوغ ص:٢٠) وفيه قبل ذلك في توجيه قول مالك وهذا محمول على الاكتساب بها و تنزيه ذوي المروات عن تولي بيع ذلك (بلوغ ص:١٢)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

بندہ عزیز طارق

عزیز طارق بلوانی غفرلہ ولوالدیہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۵/رجب/۱۴۳۷ھ

۱۲/مئی/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

[illegible]

مفتی

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی

۱۴۳۷/۸/۲ھ

الجواب صحیح

[illegible]

۱۴۳۷/۸/۲ھ

الجواب صحیح

بندہ ابراہیم عیسیٰ

۲-۸-۱۴۳۷ھ

دار الافتاء